3324

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الفلق ۱۱۳

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سورۃ الفلق مدنیۃ ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں

آپ عرض کیجئے میں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی ۝۱ ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے
پیدا کیا ۝۲ اور رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے ۝۳ اور ان کے شر سے جو پھونکیں
مارتی ہیں گرہوں میں ۝۴ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ۝۵

(پارہ ۳۰/ سورہ فلق ۱۱۳/ آیات ۵ ص)

۱۔ "تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے" تعوذ میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کرکے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شب تار میں آدمی طلوع صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن و راحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ ازیں صبح اہل اضطرار و اضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت ارباب کرب و غم کو کشائش دی جاتی ہے اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں ایک قول یہ بھی ہے کہ فلق جہنم میں ایک وادی ہے۔

۲۔ "اس کی سب مخلوق کے شر سے" جاندار ہو یا بے جان مکلف ہو یا غیر مکلف بعض نے کہا کہ مخلوق سے مراد یہاں خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اعوان و لشکروں کی مدد سے کئے جاتے ہیں۔

۳۔ "اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے" حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاند کی طرف نظر کرکے ان سے فرمایا "اے عائشہ اللہ کی پناہ اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے" (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔

۴ - "اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں" یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں ☆ مسئلہ: گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا آیات قرآن یا اسماء الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہؓ میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔

۵ - "اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے" حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں۔ جو نبی پاکؐ سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے (کنز الایمان)

لغوی اشارے ○ اَعُوْذُ : میں پناہ چاہتا ہوں ○ فَلَق - تڑکا، اول صبح ○ شَر : برائی ○ غَاسِق : تاریک رات، گرہن کے سبب سیاہ پڑجانے والا چاند ○ وَقَبَ : جب داخل ہوجائے چھپ جائے غائب ہوجائے ○ اَلنَّفّٰثٰتِ : خوب دم کرنے والیاں ○ عُقَد : گرہیں ○ (لغات القرآن)

تفسیری خلاصہ ○ طلوع صبح پر ثقالت خفت سے اور غم فرحت سے بدل جاتا ہے ○ اول اللیل میں درد اور مرض میں مبتلا آخر شب آرام پاتا ہے ○ جب اندھیرا ہر شے میں داخل ہوجائے تو شر کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے ○ رات کے اول وقت سفر سے احتراز کیا جائے ○ چاند کی روشنی سورج کی مرہون منت ہے ○ کسی دوسرے کی خیر و بھلائی دیکھ کر اس پر افسوس کرنا حسد ہے ○ حدیث شریف: مومن رشک کرتا ہے منافق حسد ○ حسد نیکیوں کو ایسے کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو ○